

عدالتِ عظمیٰ پاکستان (اختیارِ سماعت اپیل)

موجود:

جناب جسٹس امیر ہانی مسلم، جج
جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

دیوانی عرضداشت برائے حصول اجازت اپیل نمبری ۲۲۸۰/۲۰۱۵
زیرِ شق (۳) ۱۸۵، آئین پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء
(بخلاف حکم نمبری D-۱۰۱۷/۲۰۰۶-۱۰۱۷ عدالتِ عالیہ لاہور ملتان بینچ، ملتان محررہ ۲۰۱۵-۰۶-۰۳)

ملک امام بخش (سائل)

بنام

محمد بوٹا (مرحوم) بذریعہ وارثین (جواب کنندہ)

منجانب سائل: جناب ملک محمد لطیف کھوکھر، فاضل وکیل، عدالتِ عظمیٰ
جناب سید رفاقت حسین شاہ، منسلک وکیل، عدالتِ عظمیٰ

منجانب مسئولِ علیم: بغیر نمائندگی۔

تاریخ سماعت: ۱۸ اگست ۲۰۱۲ء

فیصلہ

دوست محمد خان، جج:-

مختصر خلاصہ مقدمہ:

اختصار کے ساتھ رودادِ مقدمیوں ہے کہ سائل جو پیشے سے خود وکیل ہے نے برائے حصول ڈگری تکمیل معاہدہ مختص و برائے ڈگری حکم اتناعی دوامی بعدالت سینئر سول جج، لودھراں مورخہ

۱۵-۰۵-۱۹۹۵ کو دعویٰ دائر کیا جس میں اس نے یہ مدعا لیا کہ سائل اور مسئول علیہ نمبر ۱ (مرحوم) کے مابین نومبر ۱۹۹۳ء میں زبانی معاہدہ بابت جائیداد / زمین متدعو یہ ہوا تھا جس کے تحت اس نے مبلغ ایک لاکھ روپے روبروئے گواہان مسئول علیہ نمبر ۱ کو ادا کئے اور باقی ماندہ رقم کی ادائیگی ماہ جنوری ۱۹۹۶ء، ماہ جنوری ۱۹۹۷ء اور ماہ جنوری ۱۹۹۸ء مسئول علیہ کو کی اور اراضی متدعو یہ بذریعہ رجسٹری یا انتقال بحق مدعی تصدیق کرنے کا وعدہ کیا اور قبضہ اراضی مدعی کو دے دیا۔

۲۔ سائل کی شہادت قلمبند ہونے کے بعد جب مسئول علیہ نمبر ۱ کی شہادت قلمبند ہو رہی تھی تو فریقین مقدمہ کے درمیان روبروئے عدالت راضی نامہ عمل میں لایا گیا جس میں مسئول علیہ نے مورخہ ۲۷-۰۷-۱۹۹۹ کو سائل کو پیش کش کی کہ وہ اگر مبلغ آٹھ لاکھ روپے بقایا روبروئے عدالت ادا کرے تو سائل کا دعویٰ ڈگری کیا جائے۔ تاہم اگر وہ آئندہ تاریخ مقررہ تک ادائیگی نہ کرے تو اس کا دعویٰ خارج کیا جائے۔ اس پیشکش کو سائل / مدعی نے من وعن تسلیم کیا اور فریقین کے بیانات عدالت ابتدائی نے قلمبند کئے جن پر دونوں فریقین مقدمہ اور ان کے وکلاء نے دستخط کئے۔ تاہم سائل عدالت میں تحریری طور پر دئے گئے وعدہ سے منحرف ہوا اور اپنی تحریری درخواست میں استدعا کی کہ اس نے مبلغ آٹھ لاکھ روپے کی بجائے صرف ۶ لاکھ روپے ادائیگی کا وعدہ کیا تھا لہذا اس کا سابقہ بیان درست کیا جائے۔ مگر عدالت ابتدائی نے سائل کی درخواست خارج کر دی۔

۳۔ اگرچہ سابقہ حکم عدالت میں واضح طور پر درج تھا کہ اگر سائل مورخہ ۲۸-۰۲-۲۰۰۰ کو مبلغ آٹھ لاکھ روپے داخل نہ کر سکا تو اس کا دعویٰ خارج کیا جائے گا۔ جس کی سائل اور اس کے وکیل نے توثیق و تصدیق اپنے دستخط ثبت کرتے ہوئے کی تھی۔ پھر بھی عدالت نے سائل / مدعی کی اس کو تاہی کو معاف کرتے ہوئے ہدایت کی کہ سائل دو دنوں کے اندر مبلغ آٹھ لاکھ داخل عدالت یا خزانہ کرے اور مورخہ ۰۱-۰۳-۲۰۰۰ کو سبجے بعد از دوپہر عدالت کو اس کے متعلق تحریری طور پر مطلع کرے تاہم سائل نے مزکورہ رقم مزید مہلت ملنے کے باوجود داخل عدالت یا خزانہ نہ کی اور عدالت میں ایک اور درخواست گزاری کہ مورخہ ۲۷-۰۷-۱۹۹۹ کے بیانات فریقین کو منسوخ کئے جا کر مقدمہ کا فیصلہ واقعات اور شہادت کی بنیاد پر کیا جائے۔ عدالت ابتدائی نے مقدمے کی سماعت مورخہ ۲۰-۰۳-۲۰۰۰ کو ملتوی کرتے ہوئے مسئول علیہ نمبر ۱ سے جواب درخواست طلب کی جو مقررہ تاریخ پر شامل مثل کی گئی۔

۴۔ سرسری بحث کے بعد عدالت ابتدائی نے سائل کی اس ناقابلِ معافی کوتاہی کو بنیاد بنا کر اس کا دعویٰ خارج کیا جس کے خلاف سائل نے اپیل نمبر ۲۹/۲۰۱۳ مورخہ ۲۸-۰۳-۲۰۰۰ ضلعی عدالت اپیل میں دائر جو کہ مورخہ ۲۲-۰۶-۲۰۰۵ مندرجہ بالا نفقات پر خارج کی گئی۔ جس کے خلاف سائل نے نگرانی دیوانی نمبر D-۱۰۱۷/۲۰۰۶ بعدالتِ عالیہ ملتان بیچ، ملتان دائر کی جو مورخہ ۰۳-۰۶-۲۰۱۵ کو پہلی پیشی پر خارج کی گئی۔

۵۔ یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ سائل نے نگرانی بعدالتِ عالیہ مورخہ ۱۱-۰۸-۲۰۰۵ کو دائر کی جس پر عدالتِ عالیہ کے متعلقہ افسر نے دس نفقاتی اعتراضات لگا کر واپس کی اور پھر دوبارہ مورخہ ۲۹-۰۹-۲۰۰۵ کو نامکمل داخل کی جو پھر واپس کی گئی اور پھر مورخہ ۱۱-۲۰-۰۶-۲۰۱۱ کو دوبارہ داخل کی تاہم اس پر کورٹ فیس کے اسٹامپ یعنی کورٹ فیس چسپاں نہیں کی گئی تھی جو مورخہ ۲۰۰۶-۱۲-۰۱ کو سائل نے شامل مثل کی اور پھر دو مرتبہ پیشی ملتوی کرنے کی درخواست کی۔ جس میں عدالتِ عالیہ نے التواء کی درخواست منظور کی تاہم بعد میں سائل کوئی وکیل پیش نہ کر سکا اور یوں عدالتِ عالیہ لاہور، ملتان بیچ، ملتان نے نگرانی انہی نفقات پر خارج کی جو کہ دونوں ضلعی عدالت ہائے نے اخراج دعویٰ واپس کے لئے بنیاد بنا کر دیئے تھے۔

۶۔ چونکہ تکمیل معاہدہ مختص کی ڈگری عطا کرنا عدالت کے صوابدیدی اختیارات کے تحت آتا ہے اور تینوں عدالت ہائے نے سائل کی اپنی ہی سنگین کوتاہی کی بنیاد پر اس کا دعویٰ خارج کیا لہذا قانون کے تحت عدالتِ عظمیٰ کے لیے صورتِ حال میں آئین کی شق ۱۸۵ ذیلی شق (۳) کے تحت ان فیصلہ جات میں مداخلت کی کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی، جب تک یہ امر ثابت نہ ہو کہ تینوں عدالتوں نے صوابدیدی اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے سنگین قانونی غلطی سرزد کی ہو جس سے شدید نوع کی نا انصافی ہوئی ہو۔

۷۔ تکمیل معاہدہ مختص کے قانون کی دفعہ ۲۲ کے تحت عدالتِ ہذا اور مختلف عدالت ہائے عالیہ کے قانونی نظائر کی روشنی میں طے شدہ اصول یہ ہے کہ اس قانون کے تحت دعویٰ برائے حصولِ ڈگری تکمیل معاہدہ مختص عدالت کے صوابدیدی اختیارات میں آتا ہے جو کہ کسی بھی وجہ کی بنا پر خارج کیا جاسکتا ہے جس کی کچھ مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) یہ کہ اگر دعویٰ اس قسم کا دعویٰ دائر کرتے وقت ذمہ داری کا مظاہرہ نہ کرتے

ہوئے معاہدے کے تحت اپنا اخلاقی اور قانونی فرض پورا کرنے کے لئے غیر

مشروط طور پر تیار نہ ہو اور اپنے کندھوں سے بار یا ذمہ داری کا بوجھ اتارنے کا عدالت ابتدائی کو غیر مشروط طور پر یقین نہ دلائے اور یہ کہ اس پر عمل کرنے سے انکاری ہو یا اس قسم کی کوتاہی کا مرتکب ہو۔

(ب) یہ کہ عدالت صوبدیدی اختیار کے تحت اس قسم کا دعویٰ ڈگری کرنے سے انکار کر سکتی ہے اگر اس سے مدعی کو مدعا علیہ پر ناجائز فوقیت، غیر اخلاقی یا کوئی ناجائز فائدہ حاصل ہونے کا احتمال ہو یا ڈگری ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کو ذہنی کوفت یا کسی قسم کی نقصان رسانی، ضرر پہنچنے کا امکان ہو یا اس کے لئے انتہائی مشکل یا نقصان دہ ہو۔

(ت) چونکہ صوبدیدی اختیارات کا اصول عدل و انصاف اور مساوات پر مبنی ہے لہذا اگر مدعی جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہو یا نقصان دہ سمجھتا ہو تو اس کا اطلاق فریق مخالف پر مسلط کرنے کی ناجائز سعی کرے۔

(ث) اگر مدعی نے بلا کسی معقول جواز کے نامعقول تاخیری حربے سے کام لیا جس کو درگزر کرنا فریق مخالف کے لئے ضرر رسانی کا باعث بنے تو ایسی صورت میں دعویٰ ڈگری کرنے سے صوبدیدی اختیار کے تحت انصاف کے مسلمہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اجتناب کیا جائے۔

(ج) یہ بھی مندرجہ بالا قانون کا ناقابلِ تنسیخ اصول ہے کہ جو شخص عدالت کے صوبدیدی اختیارات کے تحت عدل و انصاف کا تقاضہ کرتا ہے وہ عدالت میں بے داغ اور صاف ستھرے ہاتھوں سے آئے بصورتِ دیگر اس کا دعویٰ قانون بالا کے تحت قابلِ اخراج ہو گا۔

(ح) اگر کسی ایسے معاہدے میں وقت تکمیل معاہدہ کی قطعی تاریخ باہمی رضامندی فریقین سے درج کی گئی ہو تو مدعی کے لئے لازم ہے کہ وہ تاریخ مقررہ سے پہلے مدعا علیہ کو تحریری نوٹس برائے تکمیل معاہدہ ارسال کرے بصورتِ دیگر اس میں کوتاہی برتنے پر تاریخ مقررہ کے بعد اس کا دعویٰ ناقابلِ پزیرائی ہو گا، خصوصاً ان مقدمات میں جن میں معیاد مقررہ کی خلاف ورزی پر فریق مدعی پر جرمانہ عائد کرنے کی شرط معاہدہ میں درج کی گئی ہو۔

(خ) عدالتِ صوابدیدی اختیارات کے تحت اس قسم کا دعویٰ رد کر سکتی ہے اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعی معاہدے کی آڑ میں ناجائز فائدہ اٹھانے کی سعی کر رہا ہو یا معاہدے سے دھوکہ دہی، غلط بیانی یا تحریف کا پہلو عیاں ہو۔

کچھ اور وجوہات بھی ہیں جن کی رو سے کسی بھی معقول وجہ کی بنا پر عدالت اس قسم کے اختیارات سے اجتناب کرنے میں محتجانب ہوگی مثلاً کوئی بھی ایسا معاہدہ جو کہ خلافِ قانون و خلافِ ضابطہ ہو یا جس کی تکمیل سے تیسرے فریق جو کہ معاہدے میں فریق نہ ہو کے حقوق سلب ہونے کا احتمال ہو یا ڈگری کرنے کی صورت میں وسیع عوامی مفاد پر منفی اثرات پڑنے کا قوی خدشہ ہو۔

۸۔ مقدمہ ہذا میں سائل نے ناقابلِ معافی اور ناقابلِ درگزر سنگین کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے اور عدالت ابتدائی کو مورد الزام ٹھہرایا ہے کہ اس نے اپنے تحریری بیان میں مبلغ آٹھ لاکھ کی بجائے مبلغ ۶ لاکھ روپے بقایا عدالت یا خزانہ میں جمع کرنے کا کہا تھا حالانکہ اپنا بیان سننے اور سمجھنے کے بعد اس نے اس پر دستخط کئے اور اس کے فاضل وکیل نے بھی اس کی توثیق کی تھی لہذا بعد میں اپنے بیان سے منحرف ہونا ناقابلِ قبول امر ہے کیونکہ عدالتی امور کی انجام دہی کچھ کہ مثل مقدمہ کا حصہ ہوں از روئے قانون شہادت ناقابلِ تنسیخ قرینہ سچائی حاصل ہے جس کو صرف ناقابلِ تردید اور مضبوط ترین شہادت سے ہی رد کیا جاسکتا ہے جب کہ سائل کے مقدمے میں اس قسم کی کوئی شہادت تو درکنار، کوئی ایسا مواد تک موجود نہ ہے۔

۹۔ سائل کی مندرجہ بالا ناقابلِ معافی کوتاہیوں کے علاوہ سائل نے نگرانی نامکمل عدالتِ عالیہ میں دائر کی جس پر مجاز افسر نے دس نقاتی اعتراضات اٹھائے تاہم اُن اعتراضات کی بجا آوری میں بھی سائل نے سنگین کوتاہیوں کا ارتکاب کیا یہاں تک کہ عدالتی فیس کے اسٹامپ تک بروقت مہیا نہیں کئے اور مقررہ معیار گزرنے کے بعد اس کی تکمیل کی، لہذا سائل بدترین غفلت اور بے اعتنائی کا مرتکب گردانا جاتا ہے۔

۱۰۔ سائل کی کوتاہیوں کا سلسلہ عدالتِ ابتدائی سے لیکر عدالتِ عالیہ تک برقرار رہا جس سے سائل کا ناجائز اور منفی کردار مقدمہ چلانے میں صاف طور پر عیاں ہے۔ عدالت ہذا نے بمقدمہ رہنواز و ۱۳ اکسان دیگران بنام مستقیم خان، ۱۳ اکسان دیگران (۱۹۹۹ عدالتِ عظمیٰ ماہانہ نظر ثانی رسالہ بر صفحہ ۱۳۶۲) میں یہ اصول واضح طور پر بیان کیا ہے کہ اس مقدمے کے مدعیان نے دعویٰ دائر کرتے وقت اپنے ذمے بقایا رقم داخل عدالت نہ کی اور نہ ہی عدالتِ ابتدائی نے اس قسم کا حکم دیا تاہم دعویٰ کے ڈگری ہونے کے بعد

مقررہ تاریخ تک بقایا رقم داخل عدالت نہیں کی جو کہ معاہدہ مابین فریقین میں درج تھی لہذا کسی صورت میں صوابدیدی اختیارات کے تحت عدالت اس قسم کے ڈگری داریا دعویٰ دائر کرنے والے کی کوتاہی کو درگزر نہیں کر سکتی اسی نظیر میں عدالت ہذا نے مزید قرار دیا کہ ناصرف تکمیل معاہدہ کے مندرجات عدالت اپنے سامنے رکھ کر پرکھے بلکہ جملہ واقعات و حالات جو مقدمے سے متعلق ہوں اور اس کے ارد گرد گھومتے ہوں کو زیر نظر رکھ کر صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس قسم کی کوتاہی برتنے والے مدعیان کی کسی صورت میں مدد کرنے یا کوتاہی کو درگزر کرنے سے احتراز کر لے صورت دیگر اس نوع کی کوتاہی کا چارہ گر بننا صوابدیدی اختیارات کا ناجائز و غیر قانونی استعمال کے مترادف گردانا جانا جائے گا۔ انصاف کے زیر اصولوں کے تحت اس نوع کے مقدمات میں عدالت ابتدائی پر یہ فرض عائد ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اس نوع کے معاہدہ کا بغور جائزہ لے اور اگر مدعی کے ذمہ کچھ بقایا ہے اس کو اندر تاریخ مقررہ پورا کرنے کا حکم صادر کرے۔

۱۱۔ چونکہ مقدمہ ہذا سائل مدعی کی تواتر کے ساتھ سنگین کوتاہیوں سے بھرپڑا ہے جس کا عدالت عالیہ لاہور نے قانون کے مسلمہ اصولوں کے تحت درست جائزہ لے کر جائز اور صحیح نتیجہ اخذ کیا ہے اور ان ہی قانونی نکات پر تینوں عدالت ہائے زیریں کے فیصلہ جات تواتر کے ساتھ صادر کئے گئے ہیں جو کہ صوابدیدی اختیارات کے قانون کے زیریں اصولوں کے عین مطابق ہیں جن میں ہمیں کوئی قانونی یا عدل و انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی نظر نہیں آتی لہذا ان کی توثیق کی جاتی ہے اور سائل کی عرضداشت ہذا برائے حصول اجازت اپیل رد کر کے خارج کی جاتی ہے۔

۱۲۔ حکم عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۱۸ اگست ۲۰۱۶ء

ایم و سیم